حضرت موصوف کو ایک لاکھ احادیث بالاسناد یاد تھیں، علاوہ ازیں امام محمدؒ، امام وکیع اور امام عبداللہ ابن مبارک کی کتب کے ساتھ ساتھ امام ابو یوسفؒ کی تمام امالی بھی حفظ تھیں۔

کتبِ تذکرہ میں آپ کی درج ذیل کتب (تصانیف و توالیف) کے نام ملتے ہیں:

۱۔ تفسیر قرآن، ۴ جلدیں ۲۔ نوادر الفقہ ۳۔ خزانۃ الفقہ

۴۔ فتاویٰ نوازل ۵۔ مختلف الروایہ ۶۔ العیون

۷۔ تاسیس النظائر ۸۔ شرح جامع الصغیر ۹۔ تنبیہ الغافلین (۱)

۱۰۔ بستان العارفین۔

ان کتب کے علاوہ مختلف فتاویٰ بھی آپ سے منسوب ہیں جو کہ بسیط تھے اگرچہ وہ کتابی شکل میں نہیں آ سکے لیکن بعض لائبریریوں میں مخطوطے موجود ہیں۔

فتاویٰ قاضی خاں میں آپ کے چند ایک فتوے نقل کئے گئے ہیں جن میں ایک یہ بھی ہے کہ علم کلام میں مناظرہ و مباحثہ کرنے والے کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی نیز آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ علم کلام میں جو شغف رکھتا ہو اسے علماء کی صف میں شمار نہ کیا جائے یہی وجہ تھی کہ ایک جم غفیر نے آپ سے فقہ میں استفادہ کیا مگر آپ نے کسی کو علم کلام و فلسفہ میں یکتا نہیں فرمایا باوجودیکہ آپ سرزمین فلسفہ وکلام میں رہتے تھے اور ان علوم میں مہارت تامہ بھی رکھتے تھے مگر ساتھ ہی یہ بھی فرماتے تھے کہ یہ علوم محض شک وظن ہیں، ان میں سوالات کی کثرت ہے، ایمان و ایقان کی قلت ہے، اسی طرح بادشاہوں اور امراء کے درباروں میں علماء کی دست بستہ حاضری اور سرخمیدہ موجودگی کو علماء کی شان کے خلاف سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ درباری علماء بسبب طمع و لالچ علم کو مقید رکھتے ہیں اور بسا اوقات دربار کے آداب کی لحاظ داری میں علم کا اظہار نہیں کرتے جبکہ ''کتمان العلم کفر'' کی حقیقت ان پر آشکارا ہے، نیز آپ کا یہ بھی فتویٰ ہے کہ معلم قرآن کو تنخواہ لینا جائز نہیں ہے، اسی طرح کے اور بھی کئی فتوے ہیں جنہیں قاضی خاں نے اپنے فتاویٰ میں درج کیا ہے۔

ابو اللیث سمرقندی نام کی تین شخصیات گزری ہیں، ان میں سے ایک ابو اللیث حافظ سمرقندی ہیں جن کی طرف فتاویٰ اللیثیہ منسوب ہے، بعض تذکرہ نگاروں نے فتاویٰ اللیثیہ کو ہی فتاوی نوازل سمجھ لیا اسی طرح بالعکس بھی ہوا، جبکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ فتاویٰ النوازل فقیہ ابو اللیث

۱۔ راقم کو تنبیہ الغافلین کا اردو ترجمہ کرنیکی سعادت حاصل ہے جو دو جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔